بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سنت غیر مؤکدہ توڑ کر قضا نماز شروع کردی تو ان سنتوں کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص جو صاحب ترتیب نہیں یہ سنت غیر مؤکدہ پڑھ رہا تھا، درمیان میں خیال آیا کہ فرض کی قضا باقی ہے اور پھر اس نے یہ نفل توڑ کر قضا نماز پڑھی، تو یہ سنت غیر مؤکدہ جو توڑی ہے کیا دوبارہ پڑھنا لازم ہے اور اس کا ایسا کرنا کیسا تھا؟

سائل: محمد نعمان (فیصل آباد)

## جواب

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ شخص پر توڑی گئی سنتِ غیر مؤکدہ کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور شرعی عذر کے بغیر، محض قضا نماز یاد آنے پر شروع کی گئی سنت غیر مؤکدہ کو جان بوجھ کر توڑ دینا شرعاً ناجائز و گناہ تھا، لہذا اس گناہ سے توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ سنت غیر مؤکدہ کی حیثیت نفل کی ہے اور نفل نماز اگرچہ شروع کرنا فرض یا واجب نہیں، لیکن جب انہیں شروع کر دیا جائے، تو ان کا پورا کرنا شرعاً واجب ہو جاتا ہے، عذر و بلا عذر توڑنے دینے کے باوجود اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور نماز شروع کرنے کے بعد محض قضا یاد آنے پر نفل نماز کو توڑ دینا یہ بلاعذر نماز کو فاسد کرنا ہے اور بلاعذر شرعی نماز کو فاسد کر دینا ناجائز و گناہ ہے جس سے توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

بلاعذر شرعی نماز کو باطل کرنا جائز نہیں جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو۔" (پارہ 26، سورہ محمد، آیت 33)

اس آیت مبارک کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "اس آیت میں عمل کو باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے، لہٰذا آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفلی نماز یا روزہ یا کوئی اور ہی عمل ہو، اس پر لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے بلکہ اسے پورا کرے۔" (تفسیر صراط الجنان، ج 9، ص 325، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز کو بلاعذر شرعی توڑنا، ناجائز و حرام ہے اس بارے میں درر الحکام شرح غرر الأحکام میں: "اعلم ان الاصل ان نقض العبادۃ قصدا بلا عذر حرام لقولہ تعالی ولا تبطلوا أعمالکم" ترجمہ: جان لیجیے کہ اصول یہ ہے کہ کسی بھی عبادت کو بلاعذر جان بوجھ کر توڑنا حرام

ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اور اپنے اعمال باطل نہ کرو"۔ (دررالحکام شرح غرر الأحکام، ج 1، ص 121، دارإحیاء الکتب العربیۃ)

یونہی بہارِ شریعت میں ہے: "نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے۔" (بہارِ شریعت، ج 01، حصہ 4، صفحہ 697، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

سنت غیر مؤکدہ، نوافل کے حکم میں ہیں جیسا کہ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "اور غیر مؤکدہ سنن کا حکم بھی یہی ہے مثلاً عصر اور عشاء کی پہلی سنتیں، ان کا درجہ بھی نوافل کا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 130، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

نفل نماز شروع کرلی جائے تو اسے مکمل کرنا واجب ہے اور اگر توڑلی جائے تو اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے اس بارے میں غنیۃ المتملی اور تبیین الحقائق میں ہے: (والفظ للآخر) "ولزم النفل بالشروع.........ولنا أن المؤدى قربة فتجب صيانته عن البطلان لقوله تعالى ﴿ولا تبطلوا اعمالكم﴾ (محمد:23) ولا يمكن ذلك إلا بلزوم المضي فيه فصار كالحج والعمرة فإذا لزمه المضي وجب عليه القضاء بالإفساد" ترجمہ: نفل شروع کرنے سے لازم ہوجاتے ہیں...اور ہماری دلیل یہ ہے کہ ادا کیا گیا فعل قربت ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو" (سورۃ محمد، آیت 33) کی روشنی میں اس کو باطل ہونے سے بچانا واجب ہے۔ اور یہ عمل کو جاری رکھنے سے ہی ممکن ہے، پس یہ حج اور عمرہ کی طرح ہوگیا۔ لہٰذا جب اس کو جاری رکھنا لازم ہوگیا تو اسے فاسد کرنے کی صورت میں اس کی قضا بھی واجب ہوگی۔ (غنیۃ المتملی، ج 2، ص 296-297، مطبعہ ہند) (تبیین الحقائق، ج 1، ص 174، مطبوعہ مصر)

یونہی بہارِ شریعت میں ہے: "نفل نماز قصداً شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے کہ اگر توڑدے گا قضا پڑھنی ہوگی۔" (بہارِ شریعت، ج 01، ص 668، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-10065

تاریخ اجراء: 11 محرم الحرام 1448ھ/27 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net